

## 45648- غسل جابت فرض ہونے کا علم نہیں تھا کیا اسے پہلی نمازوں کی قضاء کرنا ہوگی؟

سوال

محبے نماز کی ادائیگی کے لیے غسل جابت کی فرضیت کا علم نہیں تھا، کیا میں نمازوں دوبارہ ادا کروں؟

پسندیدہ جواب

ہر مسلمان مرد و عورت پر شرعی احکام کی تعلیم حاصل کرنا فرض ہے، اور خاص کر ان عبادات و احکام کی تعلیم ضروری ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے انہیں مکلف بنا�ا ہے، اور وہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔

چنانچہ جس شخص کے پاس مال و دولت ہے اس کے لیے زکاۃ کے احکام جانا واجب ہیں، اور جو شخص تجارت کرتا ہے اس کے لیے خرید و فروخت کے احکام کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے، اور سب کو صحیح اعتقاد اور جس چیز کا اسے مکلف کیا گیا ہے اس کی ادائیگی کے احکام سیکھنے لازم ہے۔

اور اسی طرح طمارت و پاکیزگی اور نماز کے احکام توہر شخص کو جانے چاہیں، اور پھر آج کے دور میں تو الہ تعالیٰ نے طلب علم بہت آسان کر دیا ہے کسی شخص کے لیے علم حاصل نہ کرنے کی کوئی دلیل اور جگہ اور عذر باقی نہیں رہتا، صرف سستی اور کاملی اور کوتاہی کی بناء پر علم حاصل نہیں کیا جاتا۔

اور خاص کر اس معین مسئلہ: غسل جابت کے فرض ہونے کا علم نہیں تھا، اور آپ اسی حالت میں نمازیں ادا کرتے رہے:

اس میں اہل علم کا کہنا ہے کہ: یہ عذر شمار ہوگا، چنانچہ آپ پر اس کی قضاء نہیں، لیکن آپ کو غسل کرنا ہوگا، اور جس نماز کے وقت میں آپ کو غسل جابت کے حکم کا علم ہوا وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہوگی، اس میں انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آیا اور آکر سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمائے لگے:

جاوہجا کر نماز پڑھو کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی۔

چنانچہ وہ شخص گیا اور جا کر اسی طرح نماز ادا کی، جس طرح پہلے ادا کی تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمائے لگے:

جاوہجا کر نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی، ایسا تین بار ہوا تو وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکھ مبعوث کیا ہے اس سے بہتر تو میں نہیں جانتا، چنانچہ آپ مجھے تعلیم دیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکلیف کہوا اور پھر قرآن میں سے جو آسانی کے ساتھ پڑھ سکو پڑھوا اور پھر کوئ کہ روحتی کہ روکوئ میں تم اطمنان کرلو، پھر کوئ سے سر اٹھاؤ حتی کہ اچھی طرح سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر مسجدہ کرو حتی کہ مسجدہ میں تمیں اطمنان ہو جائے، اور پھر مسجدے سے اٹھو حتی کہ اطمنان کے ساتھ پیٹھ جاؤ، اپنی ساری نمازیں ایسا ہی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (724) صحیح مسلم حدیث نمبر (367).

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہلی سب نمازوں کی قضاۓ کا حکم نہیں دیا، بلکہ صرف اس وقت کی حاضر نماز قضاۓ کرنے کا حکم دیا۔

2- عبد الرحمن بن ابی رحمہ اللہ کتھے میں کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا:

میں جبی ہو گیا اور مجھے پانی نہیں ملا تو عمار بن یاسر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہنے لگے:

کیا آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک سفر میں تھے، آپ نے تو نماز ادا نہیں کی، لیکن میں نے مٹی میں الٹ پلٹ ہونے کے بعد نماز ادا کر لی، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تجھے صرف اس طرح جی کافی تھا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک ماری اور پھر دونوں ہاتھوں کو پھر سے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (331) صحیح مسلم حدیث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی نسلنے کی صورت میں تیسم کے وجوب کا علم نہ ہونے کی بنابر پر نماز ادا نہیں کی، اور عمار رضی اللہ تعالیٰ نے تیسم کا صحیح طریقہ معلوم نہ ہونے کی بنابر پر تیسم کے طریقہ کی خافت کی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نماز قضاۓ کرنے کا حکم نہیں دیا۔

شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کتھے میں:

.... اور اس بنابر اگر نص نہ پہنچنے کی بنابر کوئی شخص طہارت ترک کر دے، مثلاً ونٹ کا گوشہ کھایا اور وضو نہ کیا، اور پھر اسے نص کا علم ہو جائے اور اسے یہ واضح ہو جائے کہ وضو، کرنا واجب ہے، یا کوئی شخص اونٹوں کے باڑہ میں نماز ادا کر لے اور پھر اسے اس کے باڑہ میں نص کا علم ہو: تو کیا اسے پچھلی نماز لوٹانا ہو گی؟

اس میں دو قول ہیں، اور یہ دونوں امام احمد کی روایتیں ہیں۔

اور اس کی نظیریہ کہ: کوئی شخص اپنے عضو تراشل کو چھوٹے اور نماز ادا کر لے، پھر اسے عضو تراشل چھوٹے سے وضو، واجب ہونے کا علم ہو

ان سب مسائل میں صحیح یہ ہے کہ: نماز کا اعادہ نہیں ہو گا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خطا اور بھول معاف کر دی ہے، اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**(بِهِمْ اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک رسول مسحون نہ کرو دیں)۔**

اس لیے جسے کسی معین چیز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ پہنچے تو اس پر اس کے وجوب کا حکم ثابت نہیں ہو گا، اور اسی لیے جب عمر اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جا بست کی حالت پیش آئی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز ہی ادا نہ کی اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

اور اسی طرح جب ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی روز جا بست کی حالت میں نماز ادا نہیں کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

اور جب ایک صحابی نے سیاہ رسی میں سے سفید رسی واضح ہونے تک سحری کھانی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ کی قضاۓ کرنے کا حکم نہیں دیا۔

اور اسی طرح بیت المقدس کی طرف پھرہ کر کے نماز دا کرنے کا حکم منسوخ ہونے کا علم نہ ہونے والے صحابہ کرام کو اپنی نمازیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

اس میں مسحاصہ عورت بھی شامل ہے کہ جب اس نے اس اختلاط پر کئی روز تک نماز دانہ کی کہ اس اختلاط بھی حیض ہے اور اس پر نماز فرض نہیں، چنانچہ اس کی قضاۓ میں دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ نماز نہیں لوٹائے گی جیسا کہ امام مالک وغیرہ سے منتقل ہے: کیونکہ ایک اختلاطہ والی عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا:

"مجھے بہت زیادہ اور سخت اور عجیب حیض آتا ہے جس نے مجھے نماز اور روزہ سے روک رکھا ہے"

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مستقبل میں اس پر جو کچھ واجب ہوتا ہے اس کا حکم دیا، اور اسے پچھلی نمازوں وغیرہ کی قضاۓ کا حکم نہیں دیا تھا۔

اور میرے نزدیک یہ بھی ثابت ہوا اور نقل کیا گیا ہے کہ: دیہات اور خانہ بدوش مردوں عورت میں ایسے بھی ہیں جو بالغ ہو چکے ہیں اور انہیں نماز فرض ہونے کا بھی علم نہیں۔

بلکہ جب عورت کو کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھا کرو، تو وہ جواب دیتی ہے میں بڑی اور بوجھی ہو کر نماز دا کریا کرو گی! اس کا یہ گمان ہوتا ہے کہ نماز تو پڑھا پے میں فرض ہوتی ہے۔

اور صوفیوں اور پیروں کے مریدوں میں بھی بہت سے گروہ اور افراد میں جنمیں یہ بھی علم نہیں کہ ان پر نماز فرض ہے، چنانچہ اس قسم کے لوگوں پر صحیح یہی ہے کہ پچھلی نمازوں کی قضاۓ نہیں، چاہے یہ کہا جائے: وہ کافر تھے یا جہالت کی بناء پر معدور تھے...."

دیکھیں: مجموع الفتاوی (101/21-102).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (21806) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور یہاں یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ:

اگر سائل ایسی جگہ ہے جہاں تعلیم کے اسباب متوفر ہیں اور اس نے کوتاہی کرتے ہوئے تعلیم حاصل نہیں تو اسے جنا بت کی حالت میں بغیر غسل کیے ہوئے ادا کردہ نمازیں لوٹانا ہو گی، اگر وہ اتنی زیادہ نہ ہوں، لیکن اگر بہت زیادہ ہیں تو پھر حرج اور مشقت کی بناء پر ساقط ہو جائیں گی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿... اور اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی شکی اور حرج نہیں رکھا ﴾۔ الحج (78).

واللہ اعلم۔